International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp: 1006 - 1022

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

اسماء رجال کے تناظر میں اعمش کی ثقاہت پر مختلف آراء کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Different Opinions on the Trustworthiness of Al-A'mash in the Context of Asma' al-Rijal

Hāfiz Muḥammad Imrān
Ph.D. scholar, Islamic Studies, Lahore Leads University, Lahore.

Abstract

This study aims to analyze the differing views on the reliability (thiqat) of Sulayman ibn Mihran, known as Al-A'mash, within the framework of Asma' al-Rijal (the science of evaluating narrators of Hadith). Al-A'mash is a prominent figure in Hadith narration, and scholars have expressed varying opinions regarding his reliability. This research investigates these opinions by comparing the views of classical Hadith scholars, weighing the strengths and weaknesses of their arguments. By doing so, it provides a comprehensive understanding of Al-A'mash's standing in the science of Hadith narration and assesses his contribution to the transmission of Islamic knowledge.

Keywords: Asma' al-Rijal, Al-A'mash, Hadith, Reliability (Thiqat), Narrators.

تعارف موضوع

علم اسماء الرجال اسلامی علوم میں ایک نہایت اہم اور بنیادی علم ہے جس کے ذریعے احادیث کے راویوں کی زندگی، اخلاق، ثقاہت اور عدالت کی تحقیق کی جاتی ہے۔ اس علم کی بنیاد پر یہ طے کیا جاتا ہے کہ کون سا راوی معتبر ہے اور کس کی روایت کو قبول کیا جائے گا یا رد کیا جائے گا۔ اس تحقیق کا مقصد راویوں کی سچائی اور دیانتداری کو جانچنا اور اس کے ذریعے حدیث کی صحت کو یقینی بنانا ہوتا ہے۔ سلیمان بن مہران، جو اعمش کے نام سے مشہور ہیں، اسلامی تاریخ میں ایک عظیم محدث اور راوی حدیث کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ اعمش نے مختلف صحابہ کرام اور تابعین سے احادیث روایت کیں اور ان کی روایات متعدد اہم کتب حدیث میں موجود ہیں۔ ان کا نام علم حدیث میں خاص اہمیت کا حامل ہے، لیکن ان کی ثقاہت کے حوالے سے محدثین اور علماء کے درمیان مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ بعض علماء نے اعمش کو انتہائی معتبر اور ثقہ راوی قرار دیا ہے اور ان کی روایات کو قبول کیا ہے۔ اس کی وجہ ان کی علمی خدمات، تقویٰ اور دیانتداری تھی۔ امام احمد بن حنبل، امام بخاری اور امام مسلم جیسے محدثین نے ان کی روایات کو قابل اعتماد سمجھا اور اپنی کتب میں شامل کیا۔ تاہم، بعض علماء نے ان پر بعض اعتراضات بھی کیے ہیں۔ ان میں سے ایک اعتراض یہ ہے کہ اعمش کبھی کبھار تدلیس کیا کرتے تھے، یعنی وہ کسی روایت

میں بیچ کے راوی کا ذکر نہیں کرتے تھے۔ یہ علمی خطا ان کی ثقاہت کو متاثر کرتی ہے اور اس وجہ سے بعض محدثین نے ان کی احادیث کو بہت احتیاط کے ساتھ قبول کیا۔ یہ مقالہ مختلف محدثین کی آراء کا تجزیہ کرتے ہوئے اس بات کا جائزہ لے گا کہ کس طرح اعمش کی ثقاہت پر مختلف علماء نے اپنا موقف پیش کیا۔ اس مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ ان کے متعلق مختلف آراء کو جانچ کر ان کی ثقاہت کو بہتر طور پر سمجھا جائے اور اس بات کا تعین کیا جائے کہ علم حدیث میں ان کا مقام کیا ہے۔ علماء کی مختلف آراء کا جائزہ لیتے ہوئے اس بات پر غور کیا جائے گا کہ کون سی آراء زیادہ وزنی اور قابل قبول ہیں اور کن آراء کو مسترد کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح یہ مقالہ علم حدیث کے طلبہ اور محققین کے لیے ایک رہنما ثابت ہوگا تاکہ وہ اعمش کے متعلق درست رائے قائم کرسکیں۔

تمام مدلس رواۃ سے امام شعبہ کی روایت کا حکم

امام شعبہ بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ تدلیس کی مذمت کرنے میں سب سے آگے ہیں، انھوں نے تدلیس کو جھوٹ کا بھائی قرار دیا ہے:

قَالَ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ: «التَّدْلِيسُ أَخُو الْكَذِبِ» (1)

بلکہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:676ھ) کا کہنا ہے کہ شعبہ کے ظاہر کلام سے اس کے حرام ہونے کا مفہوم نکلتا ہے:

"وظاهر كلامه أنه حرام وتحريمه ظاهر فانه يوهم الاحتجاج بها لا يجوز الاحتجاج به" (2)

"شعبہ کی بات سے تدلیس کے حرام ہونے کی دلیل ملتی ہے اور تدلیس کا حرام ہونا واضح ہے کیونکہ اس سے ناقابل حجت چیز سے حجت پکڑنے کا وہم پیدا ہوتا ہے۔"

اسی طرح جناب ابونعیم فضل بن دکین رحمۃ اللہ علیہ امام شعبہ کے بارے بیان کرتے ہیں:

"سمعت شعبة يقول: لأن أزني أحب إلي من أن أدلس" (3)

"میں نے جناب شعبہ بن الحجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں تدلیس کروں مجھے اس سے زنا کرنا زیادہ بہتر ہے۔"

اسی طرح ایک ثقہ محدث جناب یزید بن زریع رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:182ھ) یہ کہہ کر تدلیس سے بیزاری کا اعلان کیا:

"لِأَن أخر من السَّمَاء أحب إِلَيّ من أَن أدلس" (4)

"تدلیس کی نسبت میں اپنے لیے آسمان سے گرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔"

یہی وجہ ہے کہ امام شعبہ بن حجاج کی تمام مدلسین سے لی ہوئی معنعن روایت سماع پر محمول کی جائے گی۔

چنانچہ امام شعبہ فرماتے ہیں:

"كل شيئ حدثتكم به فذلك الرجل حدثني أنه سمعه من فلان إلا شيئا أبين لكم" (5)

"جو حدیث بھی میں تمہیں کسی شخص سے بیان کروں تو اس روایت کو اس شخص نے مجھے براہ راست سنائی ہے کہ اس نے خود اسے فلان سے سنا ہے۔"

اسی لیے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"فالمعروف عنه أنه كان لا يحمل عن شيوخه المعروفين بالتدليس إلا ما سمعوه" (6)

"تو امام شعبہ کے بارے یہ بات معروف ہے کہ وہ اپنے مدلس شیوخ سے صرف وہی روایات لیتے تھے تو انھوں نے سنی ہوتی تھی۔"

اسی طرح امام یحیی بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"كلما حدث به شعبة عن رجل فقد كفاك أمره فلا تحتاج أن تقول لذلك الرجل سمع ممن حدث عنه" (7)

"جب بھی امام شعبہ کسی شخص سے روایت بیان کریں تو تمہیں ان کا یہ امر ہی کافی ہو گا، لہذا تمہیں اس شخص کے بارے میں یہ پوچھنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی کہ اس نے یہ روایت اپنے شیخ سے سنی ہے یا نہیں۔"

ان تمام دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں:

" كان لا يأخذ عن أحد ممن وصف بالتدليس إلا ما صرح فيه ذلك المدلس بسماعه من شيخه" (8)

"امام شعبہ بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ تدلیس سے متصف رواۃ سے صرف وہی احادیث اخذ کرتے تھے جن میں انہوں نے اپنے استاد سے سماع کی صراحت کی ہو۔"

امام شعبہ بن حجاج (المتوفی:160ھ) کے متعلق شیخ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

"إن حديث شعبة عن المدلسين محمول على السماع" (9)

”بلاشبہ مدلس رواۃ سے شعبہ کی حدیث سماع پر محمول ہو گی۔“

اسی ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جناب شعبہ کسی بھی مدلس سے روایت لیں اور وہ مدلس اپنے شیخ سے عن کے ساتھ روایت کرے تو اس کی معنعن روایت سماع پر محمول سمجھی جائے گی اور یہ اصول شعبہ کے تمام مدلس اساتذہ سے متعلق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اعمش کی ثقاہت، تدلیس اور اس سے شعبہ کی معنعن روایت

اعمش کی ثقاہت:

سلیمان بن مہران الاعمش (المتوفی: 148ھ) صغار تابعین میں بہت بڑے حافظ محدث اور ماہر قراءت ہیں۔

امام عجلی ان کی توثیق میں رقمطراز ہیں:

"كان ثقة ثبتا فِي الحديث، وكَانَ محدث أهل الكوفة فِي زمانه" [10]

”وہ حدیث بیان کرنے میں ثقہ اور ثبت تھے اور اپنے کے دور میں اہل کوفہ کے محدث تھے۔“

جناب عبد الرحمن بن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

"سمعت أبي يقول: الأعمش ثقة يحتج بحديثه" [11]

”میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا: اعمش ثقہ ہے، اس کی حدیث قابل حجت ہے۔“

امام یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے:

"عن يحيى بن معين أنه قال: سليمان بن مهران الأعمش ثقة" [12]

اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی موصوف کو ثقہ قرار دیا ہے:

"وَ قَال النَّسَائي: ثقة ثبت" [13]

اعمش مدلس ہے:

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ راوی کو تیسرے طبقے کا مدلس باور کیا ہے، اسی طرح محدثین کرام کی ایک جماعت نے موصوف پر مدلس ہونے کا حکم لگایا ہے، امام ابن حبان البستی رحمۃ اللہ علیہ نے سلیمان الاعمش کو مدلس کہا ہے:

"وكان مدلسا" [14]

ابن القطان الفاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"و معنعن الأعمش عرضة لتبيين الانقطاع فإنه مدلس" [15]

"اور اعمش کی معنعن (عن والی) روایت انقطاع بیان کرنے کا نشانہ اور ہدف ہے، کیونکہ وہ مدلس ہیں۔"

امام عثمان بن سعید الدارمی رحمۃ اللہ علیہ نے سلیمان بن مہران اعمش رحمۃ اللہ علیہ کو تدلیس التسویہ کا مرتکب قرار دیا ہے، وہ تدلیس التسویہ کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"وكان الأَعْمَش ربما فعل ذلك" [16]

کیونکہ تدلیس التسویہ کا وقوع امام اعمش سے بہت قلت کے ساتھ ہوا ہے، اس لئے ان کی بیان کردہ تمام روایات کو اس تدلیس التسویہ کی وجہ سے رد نہیں کیا جاتا بلکہ صرف اسی مخصوص خبر کو رد کیا جائے جس میں ان سے تدلیسِ تسویہ کرنا ثابت ہو۔ البتہ جو لوگ مدلس کے ایک بار تدلیس کرنے پر بھی اس کی تمام معنعن روایات کو ضعیف ٹھہراتے ہیں، ان کے لئے یہ بات لمحہ فکریہ ہے۔

عبد اللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"إنما أفسد حديث أهل الكوفة الأعمش وأبو إسحاق" [17]

"اہل کوفہ کی حدیث کو اعمش اور ابو اسحاق نے خراب کر دیا ہے۔"

یعنی تدلیس کرنے کی وجہ سے ان دونوں نے حدیث کی سند میں بڑی خرابی پیدا کر دی ہے۔

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں:

امام ابوزرعہ رازی نے اعمش کے بارے کہا:

"الأعمش ربما دلس" [18]

امام ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ اعمش کی تدلیس کے بارے فرماتے ہیں:

"وعامة ما يروي عن مجاهد مدلس" [19]

ایک دوسری جگہ امام ابو حاتم فرماتے ہیں:

"الأعمش حافظ يخلط و يدلس" [20]

"اعمش حافظ الحدیث تھے، اختلاط کا شکار تھے اور تدلیس کیا کرتے تھے۔"

امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: 463ھ) فرماتے ہیں:

"لَا يُقْبَلُ تَدْلِيسُ الْأَعْمَشِ" [21]

"یعنی محدثین کے نزدیک اعمش کی تدلیس غیر مقبول ہے۔"

امام ابو الفضل ہروی رحمۃ اللہ علیہ اعمش کو مدلس قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"والأعمش كان صاحب تدليس فربما أخذ عن غير الثقات"[22]

"اور اعمش صاحب تدلیس تھے بسا اوقات غیر ثقات سے روایت لے لیتے تھے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اعمش کا مدلس ہونا بیان کیا ہے:

"أَنَّ الْأَعْمَشَ مُدَلِّسٌ وَالْمُدَلِّسُ إِذَا قَالَ عَنْ لَا يُحْتَجُّ بِهِ إلا أن يَثْبُتَ سَمَاعُهُ مِنْ جِهَةٍ أُخْرَى"[23]

"اور اعمش مدلس تھے اور جب مدلس راوی عن سے روایت بیان کرے تو وہ قابل حجت نہیں ہوتا الا یہ کہ کسی دوسری سند سے اس کا سماع ثابت ہو جائے۔"

اعمش سے شعبہ کی لی ہوئی معنعن روایت:

اگر امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے امام شعبہ بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ ہوں تو ان کی معنعن روایات بھی سماع پر محمول ہوتی ہیں کیونکہ امام شعبہ کا یہ خاصہ ہے کہ وہ اپنے اساتذہ سے صرف وہی روایات لیتے تھے جو انہوں نے اپنے شیخ سے براہ راست سنی ہوں۔

امام شعبہ مزید فرماتے ہیں:

"كفيتكم تدليس ثلاثة: الأعمش و أبي إسحاق و قتادة"[24]

"میں تمہیں تین اشخاص کی تدلیس سے کافی ہوں: اعمش، ابو اسحاق، قتادہ۔"

امام شعبہ کے اسی قول کو امام ابو بکر البیہقی نے بھی نقل کیا ہے:

"كفيتكم تدليس ثلاثة: الأعمش و أبي إسحاق و قتادة"[25]

"میں تمہیں تین اشخاص اعمش، ابو اسحاق، قتادہ کی تدلیس سے کافی ہوں۔"

امام شعبہ بن حجاج (المتوفی: 160ھ) کے متعلق شیخ زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

"إن حديث شعبة عن المدلسين محمول على السماع"[26]

"عنعنہ کے باوجود امام شعبہ بن حجاج کی حدیث مدلسین سے سماع پر محمول کی جائے گی۔"

چنانچہ امام شعبہ فرماتے ہیں:

"كل شيئ حدثتكم به فذلك الرجل حدثني أنه سمعه من فلان إلا شيئا

أبين لكم" (27)

"جو حدیث بھی میں تمہیں کسی شخص سے بیان کروں تو اس روایت کو اس شخص نے مجھے براہ راست سنائی ہے کہ اس نے خود اسے فلاں سے سنا ہے۔"

اسی طرح امام یحیی بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"كلما حدث به شعبة عن رجل فقد كفاك أمره فلا تحتاج أن تقول لذلك الرجل سمع ممن حدث عنه" (28)

"جب بھی امام شعبہ کسی شخص سے روایت بیان کریں تو تمہیں ان کا یہ امر ہی کافی ہو گا، لہٰذا تمہیں اس شخص کے بارے میں یہ پوچھنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی کہ اس نے یہ روایت اپنے شیخ سے سنی ہے یا نہیں۔"

جناب ابو داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:204ھ) فرماتے ہیں:

"نا شعبة عن الأعمش عن إبراهيم: أن عليًّا كان يجعل للإخوة من الأم يعني في المشتركة. قلت للأعمش: سمعته من إبراهيم؟ فقال برأسه أي: نعم"(29)

"ہمیں شعبہ نے اعمش کے واسطے سے ابراہیم نخعی سے یہ روایت بیان کی:

"أن عليًّا كان يجعل للإخوة من الأم يعني في المشتركة"

تو شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے اعمش سے پوچھا کہ تم نے یہ روایت ابراہیم سے سنی ہے؟ تو اس نے اپنے سر کے ساتھ ہاں کا اشارہ کیا۔"

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ شعبہ کا اعمش سے سماع کے بارے استفسار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کسی بھی مدلس راوی سے سماع یا تحدیث کی صراحت کے بغیر روایت نہیں لیتے تھے۔

ان تمام دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں:

كان لا يأخذ عن أحد ممن وصف بالتدليس إلا ما صرح فيه ذلك المدلس بسماعه من شيخه" (30)

"امام شعبہ تدلیس سے متصف رواۃ سے صرف وہی احادیث اخذ کرتے تھے جن میں

انہوں نے اپنے استاد سے سماع کی صراحت کی ہو۔"

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سلیمان بن مہران اعمش ثقہ مدلس ہے، سماع کی صراحت کے بغیر ان کی روایت محدثین کے ہاں ناقابل قبول ہے، لیکن اگر مذکورہ راوی سے امام شعبہ بن حجاج روایت لیں تو اعمش کی روایت کو سماع پر محمول تصور کیا جائے گا۔

قتادہ کی توثیق، تدلیس اور معنعن روایت کا حکم

قتادہ کی توثیق وتعدیل:

قتادہ بن دعامہ السدوسی (المتوفی:117ھ) رحمۃ اللہ علیہ کا شمار درمیانے طبقے کے جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے، آپ حافظ الحدیث ثقہ و ثبت راوی ہیں، دور تابعین کے بہت بڑے مفسر ہیں، آپ پیدائشی نابینا تھے، محدثین کی ایک جماعت نے آپ کی توثیق وتعدیل بیان کی ہے۔

ان کے بارے امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:230ھ) رقمطراز ہیں:

"قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ السَّدُوسِيُّ.وكان يكنى أبا الخطاب. وكان ثقة مأمونًا حجة في الحديث"(31)

"قتادہ بن دعامہ سدوسی جن کی کنیت ابو الخطاب ہے وہ ثقہ، مامون اور حدیث میں حجت ہیں۔"

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ جرح وتعدیل کے مشہور امام ہیں وہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے یحیی بن معین کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عن يحيى بن معين أنه قال قتادة ثقة "(32)

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے یوں گویا ہوئے:

"وَكَانَ من عُلَمَاء النَّاس بِالْقُرْآنِ وَالْفِقْه وَكَانَ من حفاظ أهل زَمَانه "(33)

"وہ لوگوں میں قرآن اور فقہ کے عالم ہیں اور ان کا شمار اپنے زمانے کے حفاظ میں ہوتا ہے۔"

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ مذکورہ راوی کی توثیق بیان کی ہے:

"قتادة وإن كان ثقة، وزيادة الثقة مقبولة عندنا" (34)

"قتادہ اگر ثقہ ہیں اور ثقہ کی زیادتی ہمارے ہاں مقبول ہے۔"

امام ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ موصوف کی توثیق میں لکھتے ہیں:

"قتادة بن دعامة السدوسي: يكنى أبا الخطاب، بصري، تابعي، ثقة "[35]

"قتادہ بن دعامہ سدوسی جن کی کنیت ابو الخطاب ہے وہ ثقہ تابعی اور بصرہ کے باسی ہیں۔"

جناب ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ قتادہ کو حافظ کہتے ہوئے فرماتے ہیں:

"كان يحيى بن سعيد يقول قتادة حافظ" [36]

قتادہ کی توثیق میں ابن ابی حاتم نے محمد بن سرین کا قول نقل کیا ہے:

"قال ابن سيرين هو قتادة هو أحفظ الناس" [37]

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ موصوف کے بارے رقمطراز ہیں:

"و هو حجة بالإجماع إذا بين السماع فإنه مدلس معروف بذلك" [38]

"یعنی اگر وہ سماع کی صراحت بیان کریں تو ان کے قابل حجت ہونے پر اجماع ہے، کیوں وہ مشہور و معروف مدلس ہیں۔"

تدلیس قتادہ کا بیان:

امام قتادہ کا شمار تیسرے طبقے کے مدلسین میں ہوتا ہے، اگر وہ روایت بیان کرتے ہوئے سماع کی صراحت نہ کریں تو ان کی روایت ناقابل حجت ہے، ان کو مدلس قرار دیتے ہوئے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَكَانَ مدلسا" [39]

امام دار قطنی جرح و تعدیل کے ماہر ہیں انھوں نے قتادہ کو مدلس کہا ہے:

"ولم يرفعه عن الشعبي غير قتادة مدلس" [40]

"قتادہ مدلس کے علاوہ امام شعبی سے کسی نے بھی اس مرفوع بیان نہیں کیا ہے۔"

حافظ علائی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کے بارے لکھتے ہیں:

"قتادة بن دعامة السدوسي أحد المشهورين بالتدليس" [41]

"قتادہ بن دعامہ سدوسی تدلیس کرنے والے مشہور راویوں میں سے ایک ہیں۔"

امام ترکمانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:750ھ) بھی قتادہ کو مدلسین میں شمار کرتے ہیں:

"وقتادة مدلس وقد عنعن" [42]

شعبہ کی قتادہ سے لی ہوئی معنعن روایت:

امام شعبہ بن حجاج کی قتادہ بن دعامہ السدوسی رحمۃ اللہ علیہ سے معنعن روایت سماع پر محمول ہوگی،اس بارے امام ابو عوانہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:316ھ)بسند صحیح امام شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں۔

جناب اسد بن موسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

"سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُولُ كان همتي من الدنيا شفتي قتادة فإذا قال: سمعت، كتبت وإذا قال: قال، تركت" [43]

"میں نے امام شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: دنیا میں مجھے قتادہ بن دعامہ کے دو ہونٹ کافی ہیں، جب وہ سَمِعتُ کہتے تو میں لکھ لیتا اور جب وہ قال (موہم سماع صیغہ) کہتے تو میں انھیں چھوڑ دیتا۔"

اسی طرح امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مدلس استاد قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا:

"كنت أتفقد فم قتادة فإذا قال: حدثنا وسمعت حفظته وإذا قال حدث فلان تركته" [44]

"میں قتادہ کے منہ کو دیکھتا رہتا، جب آپ کہتے: میں نے سنا ہے یا فلاں نے ہمیں حدیث بیان کی، تو میں اسے یاد کر لیتا اور جب وہ کہتے: فلاں نے حدیث بیان کی، تو میں اسے چھوڑ دیتا تھا۔"

امام ابن معین (المتوفی:233ھ) نے جناب قتادہ کا یہی قول عبد الرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے:

"سَمِعت شُعْبَة يَقُول كنت أتفطن إِلَى فَم قَتَادَة فَإِذا قَالَ حَدثنَا كتبت وَإِذا قَالَ حدث لم أكتب" [45]

"میں نے شعبہ کو یہ کہتے سنا: میں قتادہ کے منہ کو دیکھتا رہتا، جب آپ کہتے: میں نے سنا ہے یا فلاں نے ہمیں حدیث بیان کی، تو میں اسے یاد کر لیتا اور جب وہ کہتے: فلاں نے حدیث بیان کی، تو میں اسے چھوڑ دیتا تھا۔"

امام شعبہ بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ کے بارے یہ بات مشہور ہے کہ وہ جب تین مدلس راویوں اعمش، ابو اسحاق السبیعی اور قتادہ سے روایت لیتے ہیں تو ان تینوں کی معنعن روایت سماع پر محمول ہوتی ہے، اس بات کا ذکر امام محمد بن طاہر مقدسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 507ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ جسے بیان کرتے ہوئے نضر بن شمیل کہتے ہیں:

"سمعت شعبة يقول: كفيتكم تدليس ثلاثة: الأعمش، وأبي إسحاق، وقتادة"[46]

"میں تمہیں تین اشخاص اعمش، ابو اسحاق، قتادہ کی تدلیس سے کافی ہوں۔"

امام شعبہ کے اسی قول کو امام ابو بکر البیہقی نے بھی نقل کیا ہے:

"كفيتكم تدليس ثلاثة: الأعمش و أبي إسحاق و قتادة" [47]

"میں تمہیں تین اشخاص اعمش، ابو اسحاق، قتادہ کی تدلیس سے کافی ہوں۔"

جناب خطیب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ شعبہ روایت لینے میں قتادہ کے بارے بہت محتاط ہوتے تھے:

"إِنْ كَانَ مِمَّنْ يُعْرَفُ بِالتَّدْلِيسِ فَإِنَّ شُعْبَةَ كَانَ يَتَحَفَّظُ عَلَى قَتَادَةَ"[48]

"اگرچہ وہ تدلیس کرنے میں معروف لوگوں میں سے ہیں کیوں کہ شعبہ روایت لینے قتادہ کے بارے محتاط تھے۔"

امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس مندرجہ بالا قول پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فهذه قاعدة جيدة في أحاديث هؤلاء الثلاثة أنها إذا جاءت من طريق شعبة دلّت على السماع ولو كانت معنعنة" [49]

"تو ان تینوں راویوں کی احادیث کے بارے یہ ایک جید اصول ہے، جب وہ احادیث شعبہ کے طریق سے مروی ہوں تو معنعن ہونے کے باوجود سماع پر دلیل ہوں گی۔"

حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قتادہ سے شعبہ کی معنعن روایت سماع پر محمول ہوتی ہے وہ اس بارے میں واضح طور پر لکھتے ہیں:

"حديث شعبة محمول عنه على السماع" [50]

ابو اسحاق کی توثیق، تدلیس اور اس سے شعبہ کی معنعن روایت

ابو اسحاق کی توثیق:

عمرو بن عبد اللہ ابو اسحاق سبیعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:129ھ) تابعین کے درمیانے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، کتب ستہ کے کثیر الروایہ ثقہ محدث ہیں، ان کی توثیق وتعدیل سے جرح وتعدیل کی کتابیں بھری پڑی ہیں، امام ابو الحسن العجلی ان کی توثیق میں لکھتے ہیں:

"عمرو بن عبد الله أبو إسحاق السبيعي: "كوفي، تابعي، ثقة"[51]

یحییٰ بن معین کے بارے آتا ہے:

"عن يحيى بن معين أنه قال أبو اسحاق ثقة"(52)

جناب عبد الرحمن بن ابو حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"أبو اسحاق السبيعى ثقة وأحفظ من ابى اسحاق الشيباني"(53)

"ابو اسحاق السبیعی ثقہ ہیں اور وہ ابو اسحاق شیبانی سے بڑے حافظ ہیں۔"

عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے ابو اسحاق کے متعلق بات کی تو انھوں فرمایا:

"أبو إسحاق رجل ثقة صالح"(54)

ابو اسحاق السبیعی مدلس ہے:

ابو اسحاق سبیعی کا مدلس ہونا مشہور و معروف ہے، امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے لکھتے ہیں:

"وَكَانَ مدلسا"(55)

جناب یعقوب بن سفیان الفسوی ابو اسحاق اور اعمش کے بارے لکھتے ہیں:

"ألا إنهما و سفيان يدلسون"(56)

"خبر دار! ابو اسحاق اور اعمش دونوں اور سفیان مدلس تھے۔"

امام ابن حبان مذکورہ راوی مدلسین میں کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"أما المدلسون الذين هم ثقات وعدول فإنا لا نحتج بأخبارهم إلا ما بينوا السماع فيما رووا مثل الثوري والأعمش وأبي إسحاق وأضرابهم من الأئمة المتقين"(57)

"اور جہاں تک ان مدلسین کو تعلق ہے جو ثقہ اور عادل ہیں تو ہم سماع کی صراحت کے بغیر ان کی احادیث کو قابل حجت قرار نہیں دیں گے، جیسا کہ سفیان ثوری، ابو اسحاق اور اعمش ہیں اور ان جیسے دیگر متقی ائمہ ہیں۔"

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو اسحاق مدلس ہے:

"كان يدلس"(58)

امام دار قطنی فرماتے ہیں:

"أبو إسحاق ربما دلس"(59)

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ابو اسحاق سبیعی ثقہ ہونے کے ساتھ ساتھ تدلیس کرتے ہیں، اس لیے سماع کی صراحت کے بنا ان کی روایت نا قابل حجت ہے، لیکن اگر شعبہ بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ ابو اسحاق سبیعی سے روایت لیں تو سبیعی کی روایت کو متصل مانا جائے گا، کیونکہ شعبہ کے بارے یہ بات مشہور ہے کہ وہ اپنے مدلس شیوخ سے سماع کی صراحت کے بغیر روایت نہیں لیتے ہیں، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"فالمعروف عنه أنه كان لا يحمل عن شيوخه المعروفين بالتدليس إلا ما سمعوه"[60]

"تو شعبہ کے بارے یہ بات معروف ہے کہ وہ اپنے مدلس شیوخ سے سماع کی صراحت کے بغیر روایت نہیں لیتے تھے۔"

امام شعبہ ابو اسحاق کی تدلیس کے بارمیں فرماتے ہیں:

"كفيتكم تدليس ثلاثة: الأعمش و أبي إسحاق و قتادة"[61]

"میں تمھیں تین اشخاص کی تدلیس سے کافی ہوں: اعمش، ابو اسحاق، قتادہ۔"

امام شعبہ کے اسی قول کو امام ابو بکر البیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے:

"كفيتكم تدليس ثلاثة: الأعمش و أبي إسحاق و قتادة"[62]

"میں تمھیں تین اشخاص اعمش، ابو اسحاق، قتادہ کی تدلیس سے کافی ہوں۔"

امام شعبہ کے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

"فهذه قاعدة جيدة في أحاديث هؤلاء الثلاثة أنها إذا جاءت من طريق شعبة دلّت على السماع ولو كانت معنعنة"

"تو ان تینوں راویوں کی احادیث کے بارے یہ ایک جید اصول ہے، جب وہ احادیث شعبہ کے طریق سے مروی ہوں تو معنعن ہونے کے باوجود سماع پر دلیل ہوں گی۔"

اسی طرح دور حاضر کے بہت بڑے عالم جناب زبیر علی زئی اس بارے میں فرماتے ہیں:

"كذلك حديث شعبة عن أبي إسحاق محمول على السماع"[63]

"اسی طرح ابو اسحاق کی معنعن روایت جسے ان سے شعبہ نے بیان کیا ہو تو عن کے باوجود سماع پر محمول ہو گی۔"

خلاصہ بحث

سلیمان بن مہران المعروف اعمش کی ثقاہت کے بارے میں محدثین کے درمیان مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ اس تحقیق میں علم اسماء الرجال کی روشنی میں ان آراء کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ اعمش ایک ممتاز محدث تھے جن کی احادیث کو کئی معتبر کتب میں شامل کیا گیا، لیکن بعض محدثین نے ان کی تدلیس کی بنا پر احتیاط برتی۔ اس مطالعے میں مختلف محدثین کے دلائل کا تجزیہ کرتے ہوئے ان کی ثقاہت کو پرکھا گیا ہے، تاکہ علم حدیث کے طلبہ اور محققین کو اعمش کے مقام اور علمی حیثیت کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد مل سکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

(1) الخطيب البغدادي، أحمد بن علي، الكفاية في علم الرواية،المحقق، أبو عبدالله السورقي , إبراهيم حمدي المدني، المكتبة العلمية، المدينة المنورة،س،ن،ص:355

(2) النووي،يحيى بن شرف، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، دار إحياء التراث العربي، بيروت،الطبعة، الثانية، 1392م،1/33

(3) ابن أبي حاتم، الرازي، الجرح و التعديل، دار إحياء التراث العربي، بيروت،الطبعة، الأولى، 1952 م،1/173

(4) أحمد بن محمد بن حنبل،العلل ومعرفة الرجال،المحقق، وصي الله بن محمد عباس، دار الخاني، الرياض، الطبعة، الثانية، 1422 هـ،2/461

(5) الجرح والتعديل، 1/173

(6) النکت علی کتاب ابن الصلاح لابن حجر (2/ 630

(7) الجرح والتعديل لابن ابی حاتم، 2/35

(8) النکت علی ابن الصلاح، 1/259

(9) الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ،ص:224

(10) تاريخ بغداد للخطيب، 9 / 6، 11، ثقات للعجلي، الورقة 21.

(11) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم،4/ 147

(12) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم ،4/ 146

(13) تهذيب الكمال في أسماء الرجال،12/ 89

(14) الثقات لابن حبان (ص، 2

(15) بيان الوهم و الإيهام،2/435

(16) تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي عن أبي زكريا يحيى بن معين (ص، 210

(17) الجوزجاني، أبو إسحاق، إبراهيم بن يعقوب، أحوال الرجال،تحقيق، صبحي البدري السامرائي، مؤسسة الرسالة،بيروت، سنة النشر 1405،ص:81

(18) علل الحديث لابن أبي حاتم،1/14

(19) علل الحديث،2119

(20) الجرح والتعديل،8/179

(21) ابن عبد البر، يوسف بن عبد الله القرطبي، التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، تحقيق، مصطفى بن أحمد العلوي , محمد عبد الكبير البكري، وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب،عام النشر، 1387هـ،1/30

(22) علل الحديث في كتاب الصحيح لمسلم،ص:138

(23) شرح النووي على مسلم،1/ 175

(24) ابن القيسراني، أبو الفضل محمد بن طاهر، مسألة التسمية، المحقق، عبد الله بن علي مرشد مكتبة الصحابة، جدة،الطبعة الأولى،س،ن،ص:47

(25) البيهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي، معرفة السنن والآثار،المحقق، سيد كسروي حسن، دار الكتب العلمية، بيروت،س،ن،1/86

(26) الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ،ص:224

(27) الجرح والتعديل، 1/173

(28) الجرح والتعديل لابن ابى حاتم، 2/35

(29) أبي داود الطيالسي، سليمان بن داود، تقدمة الجرح والتعديل ،ص:167-168

(30) النكت على ابن الصلاح، 1/259

(31) الطبقات الكبرى لابن سعد،7/171

(32) الجرح و التعديل لابن أبي حاتم،

(33) الثقات لابن حبان، 5/322

(34) الإلزامات والتتبع للدارقطني، ص:370

(35) الثقات للعجلي،ص:389

(36) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم،7/ 134

(37) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم،7/ 134

(38) سير أعلام النبلاء،5/271

(39) الثقات لابن حبان،5/322

(40) الدارقطني، أبو الحسن علي بن عمر، الإلزامات والتتبع ، تحقيق، أبو عبد الرحمن الوداعي،دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان،الطبعة الثانية، 1985ء،ص:263

(41) جامع التحصيل في أحكام المراسيل للعلائي،ص:254

(42) ابن التركماني، علي بن عثمان، أبو الحسن، الجوهر النقي على سنن البيهقي، دار الفكر،س،ن،2/498

(43) أبو عوانة، يعقوب بن إسحاق الإسفرائيني، مسند أبي عوانة،المحقق، أيمن بن عارف الدمشقي، دار المعرفة،بيروت،الطبعة الأولى، 1998ء،1/379

(44) البيهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي، معرفة السنن والآثار،المحقق، سيد كسروي حسن، دار الكتب العلمية، بيروت،س،ن،1/86

(45) تاريخ ابن معين رواية عثمان الدارمي،ابن معين، أبو زكريا يحيى بن معين بن عون، المحقق، د. أحمد محمد نور سيف، دار المأمون للتراث، دمشق،س،ن،ص:192

(46) ابن القيسراني، أبو الفضل محمد بن طاهر المقدسي، مسألة التسمية،المحقق، عبد الله بن علي مرشد، مكتبة الصحابة، جدة،الطبعة الأولى،س،ن،ص:47

(47) البيهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي، معرفة السنن والآثار،المحقق، سيد كسروي حسن، دار الكتب العلمية، بيروت،س،ن،1/86

(48) الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي،ص:164

(49) تعريف اهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس للحافظ ابن حجر،ص:59

(50) الفتح المبين في طبقات المدلسين،111

(51) الثقات للعجلي،ص:366

(52) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم (6/ 243

(53) الجرح والتعديل لابن أبي حاتم (6/ 243

(54) العلل،2/611

(55) الثقات لابن حبان،5/ 177

(56) المعرفة و التاريخ للفسوي،2/633

(57) ابن حبان،محمد بن حبان أبو حاتم البُستي، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، ترتيب، علي بن بلبان

الفارسي، تحقيق، شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت،الطبعة، الأولى، 1988م،1/161

(58) السنن الكبرى للبيهقي،6/137

(59) الإلزامات والتتبع للدارقطني، ص، 363

(60) النكت على كتاب ابن الصلاح لابن حجر (2/ 630

(61) ابن القيسراني، أبو الفضل محمد بن طاهر، مسألة التسمية، المحقق، عبد الله بن علي مرشد، مكتبة الصحابة، جدة،الطبعة، الأولى،س،ن،ص:47

(62) البيهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي، معرفة السنن والآثار،المحقق، سيد كسروي حسن، دار الكتب العلمية، بيروت،س،ن،1/86

(63) الفتح المبين،110